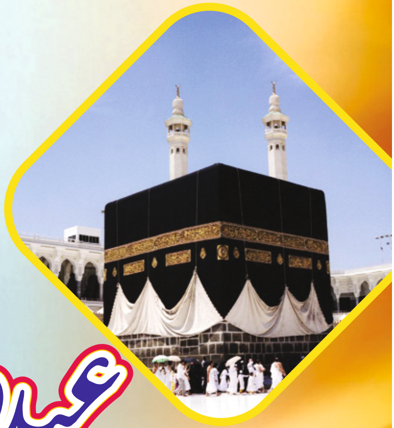


عیدوں کی عید

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

مفتی شفیع اوکاڑوی

ترتیب جدید وتخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر
مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا
آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر:٦١

عیدوں کی عید

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی

عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

مفتی شفیع اوکاڑوی

برائے ایصال ثواب

مرحوم محمد صاحب جان تیغی، مرحومہ ہاجرہ خاتون صاحبہ

طالب دعا: (الحاج) محمد شریف احمد تیغی قادری 17/2H/11۔ اسمتھ لین کلکتہ 13:

ترتیب جدید وتخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال

٦ر تالتلہ لین، کلکتہ۔١٤ فون: 09830367155

Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

پیغام

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ومسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق وتحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق وشوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ ''تبلیغ سیرت'' کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اوران کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری
خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف
حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309
Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India

عیدوں کی عید

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم:

اللہ نے سب سے پہلے نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا،(۱) نبوت سے سرفراز کیا،(۲) درودوں کا سلسلہ شروع ہوا...... فرشتے پیدا ہوئے تو وہ بھی درود وسلام میں شریک ہوگئے، اور جب وہ نور دنیا میں آیا(۳) تو انسان بھی شریک ہوگئے(۴)...... اگر سمجھنے والے سمجھیں تو یہ بھی جشن کا ایک انداز ہے...... اللہ اکبر! روزِ اول سے ذکر واذکار ہورہے ہیں اور خوشیاں منائی جارہی ہیں...... اللہ کو اپنے پیاروں سے بڑی محبت ہے، ان کی نشانیوں کو اپنی نشانی بنادیا(۵) اور تعظیم وتکریم کا حکم دیا(۶)...... ان کے یادگار دنوں کو اپنا یادگار دن بنا دیا(۷) اور ارشاد فرمایا...... ''اور انھیں اللہ کے دن یاد دلاؤ''(۸)...... انبیا علیہم السلام کا یوم ولادت بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے...... یوم ولادت کی اہمیت کا اندازا قرآن کریم سے ہوتا ہے...... حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لیے ارشاد فرمایا...... ''سلامتی ہو اس پر جس دن وہ پیدا ہوا''(۹)...... حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جہانِ رنگ وبو میں پیر کے دن تشریف لائے...... آپ اظہارِ تشکر کے لیے پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، جب پوچھا گیا تو فرمایا...... ''اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی''(۱۰)...... حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی تاریخ بعض روایات کے مطابق ۱۲؍ربیع الاول (۱۱) ۵۷۱ء ہے جس کی تائید تین چار ہزار برس پرانے شواہد سے بھی ہوتی ہے...... تو ''پیر'' کے دن اور ۱۲؍ربیع الاول کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص نسبت ہے اور نسبتوں ہی سے بلندیاں نصیب ہوتی ہیں......

اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان جتایا،(۱۲) احسان اس لیے جتایا جاتا ہے کہ اس کو یاد رکھا جائے، یاد کیا جائے، فراموش نہ کردیا جائے......

---

(۱) مدارج النبوۃ، ج۱،ص۲ (۲) اشعۃ اللمعات، ص۲۷۴ (۳) سورۂ مائدہ:۱۵۰ (۴) سورۂ احزاب (۵) سورۂ بقرہ:۱۵۸ (۶) سورۂ حج:۳۲ (۷) تفسیر خازن و مدارک (۸) سورۂ ابراہیم:۵ (۹) سورۂ مریم:۱۵ (۱۰) ابن اثیر، اسد الغابہ، ج۱،ص۲۱۔۲۲ (۱۱) مدارج النبوۃ۔ ج،ص:۱۴ (۱۲) سورۂ آل عمران:۱۶۴

پھر خوشیاں منانے کا بھی حکم دیا(۱۳)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا...... ''ہم پر آسمان سے خوان نعمت اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی'' (۱۴) ...... یہ بات قابل توجہ ہے کہ ''خوانِ نعمت'' اترے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دن عید منائیں اور جب ''جانِ نعمت'' اترے تو وہ دن عید کا دن نہ ہو؟...... جس رات قرآن کریم اترا وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر قرار پائے (۱۵) اور جس دن وہ قرآنِ ناطق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترا اس رات کی عظمت کا کیا عالم ہوگا؟...... شب قدر ہر سال منائی جاتی ہے تو وہ رات کیوں نہ منائی جائے جس رات آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے...... اللہ نے فرمایا...... ''اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو'' (۱۶)...... امام بخاری فرماتے ہیں: سب سے بڑی نعمت تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں (۱۷) تو چاہیے کہ ان کا چرچا کیا جائے...... حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود برسرِ منبر اپنا ذکر ولادت فرمایا (۱۸)...... بعض صحابۂ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کے فضائل وشمائل بیان کیے (۱۹)...... آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۹ھ/۶۳۰ء میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر آپ کے سامنے منظوم ذکر ولادت فرمایا (۲۰)...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود منبر پر چادر شریف بچھائی اور انھوں نے منبر پر بیٹھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں قصیدہ پیش کیا (۲۱)...... آپ نے دعاؤں سے نوازا...... یہ تمام حقایق احادیث میں موجود ہیں۔

مشہور تبع تابعی حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سناتے تو بڑا اہتمام فرماتے (۲۲) ٹھیک ایسا ہی اہتمام جیسا آج علما و مشایخ کی بعض محافل میں نظر آتا ہے...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نذر و نیاز پیش فرماتے تھے (۲۳) اور یہ طریقہ اب تک رائج ہے...... ابن تیمیہ بھی محافل میلاد منعقد کرنے والے مخلصین کی تائید کرتے ہوئے اجر و ثواب کی بشارت دیتے ہیں (۲۴)......

(۱۳) سورۂ یونس ۵۸ (۱۴) سورۂ مائدہ: ۱۱۴ (۱۵) سورۂ قدر: ۳ (۱۶) سورۂ ضحیٰ: ۱۱ (۱۷) بخاری شریف، ج ۲، ص ۵۶۶ (۱۸) ترمذی شریف، ج ۲، ص ۲۰۱
(۱۹) زرقانی، ج ۱، ص ۲۷ (۲۰) ابن کثیر، میلاد مصطفیٰ، ص ۲۹۔۳۰ (۲۱) بخاری شریف، ج ۱، ص ۶۵ (۲۲) اقامۃ القیامہ، ص ۴۴ (۲۳) قرۃ الناظر، ص ۱۱
(۲۴) الدرالثمین، ص ۸

مجالس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نئی چیز نہیں صدیوں سے اس کا سلسلہ جاری ہے اور اس کی اصل عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موجود ہے......

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ پابندی کے ساتھ یوم ولادت باسعادت پر کھانا پکا کر فقرا میں تقسیم کرتے تھے (۲۵)......خود حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے صاحب زادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ ۱۲؍ربیع الاول کو ان کے یہاں لوگ جمع ہوتے، آپ ذکر ولادت فرماتے پھر کھانا اور مٹھائی تقسیم کرتے (۲۶)...... حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مکہ معظّمہ میں ایک محفل میلاد میں شریک ہوئے جہاں آپ نے مشاہدہ فرمایا کہ انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے (۲۷)......مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ محفل میلاد کو ذریعۂ نجات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتے اور کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پیش کرتے (۲۸)...... مفتی اعظم شاہ مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ ۱۲؍ربیع الاول کو ہر سال بڑے تزک واحتشام سے محفل میلاد منعقد کراتے جو نماز عشا سے نماز فجر تک جاری رہتی، پھر کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام پیش کیا جاتا اور مٹھائی تقسیم ہوتی، کھانا کھلایا جاتا (۲۹)...... اللہ کے بعض فرشتے بھی کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پیش کر رہے ہیں (۳۰) تو یہ فرشتوں کی سنت ہے......سات سو برس پہلے فاضل جلیل امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ علما کی محفل میں تشریف فرما تھے وہاں حسانِ وقت امام صرصری کا نعتیہ شعر پڑھا گیا جس میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت کھڑے ہونے کی آرزو کی گئی تھی، شعر کا سننا تھا کہ سارے علما کھڑے ہو گئے (۳۱)......تو کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پیش کرنا صلحاے امت کی بھی سنت ہے......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پیش کرتے تھے اور اس کو قبولیت کا ذریعہ سمجھتے تھے (۳۲)......

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے (۳۳) اور یہ بھی فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی (۳۴)......

---

(۲۵) اقتضاء الصراط المستقیم (۲۶) الدر المنظم، ص۸۹ (۲۷) فیوض الحرمین، ص۸۰۔۸۱ (۲۸) فیصلہ ہفت مسئلہ مع تعلیقات، ص۱۱۱ (۲۹) تذکرہ مظہر مسعود، ص۱۷۶۔۱۷۷ (۳۰) سورۂ صٰفٰت (۳۱) اقامۃ القیامہ (۳۲) اخبار الاخیار، ص۶۲۴ (۳۳) مؤطا امام محمد، ص۱۰۴ (۳۴) مسلم شریف، ص۱۸۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: ہر حال میں سوادِ اعظم (۳۵) اور جماعت و جمہور کے ساتھ رہو (۳۶) محبت کی فطرت ہے کہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف اور ذکر واذکار سننا پسند کرتا ہے بلکہ دل سے چاہتا ہے کہ ہر وقت اس کا ذکر ہوتا رہے، کوئی ایسا عاشق نہ دیکھا جو محبوب کا ذکر کرنے والے سے الجھتا ہو اور اس کو برا بھلا کہتا ہو کیوں کہ یہ محبت کی فطرت کے خلاف ہے...... سچی بات تو یہ ہے کہ اصل خوشی منانا تو یہ ہے کہ ہر دن اور ہر آن ظاہر و باطن میں سنتوں پر عمل کریں، پھر ہر سال محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشی منائیں جس طرح ہمارے ان اکابر واسلاف نے خوشی منائی جن کے دم سے اسلام کی رونق ہے، مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبدالغنی محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا...... ''میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے'' (۳۷)...... اللہ تعالیٰ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی سچی محبت عطا فرمائے کہ ہم خود بہ خود سنتوں کے سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں اور ہمارا وجود دوسروں کے لیے مینارۂ نور بن جائے......

آمین بجاہ سیدالمرسلین رحمۃللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم.

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست

---

(۳۵) مشکوٰۃ شریف، ج ا ص ۵۸ (۳۶) مشکوٰۃ شریف، ص ۳۱ (۳۷) شفاء السائل

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواز میں
مفتی اعظم مصر ڈاکٹر شیخ علی جمعہ مدظلہ العالی کا اہم فتویٰ

۲۰۰۶ء کو حافظ غلام انور صاحب نے مفتی اعظم مصر کی بارگاہ میں ایک استفتا بھیجا تھا جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جس کا جواب مفتی صاحب قبلہ نے اس انداز میں دیا جو مندرجہ ذیل ہے:

''میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری تاریخ انسانی کے لیے نزول رحمت الٰہیہ کا ذریعہ ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے تعلق سے قرآن مجید یوں گویا ہے **رحمة للعٰلمین** کہ آپ کی ذات پاک سارے جہاں کے لیے رحمت ہے، یہ رحمت محدود نہیں بلکہ یہ سارے انسانوں کی تربیت، اوران کے دلوں کی پاکیزگی، اورانھیں زیور علم سے آراستہ کرنے، اورانھیں صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرنے اور مادی وروحانی دونوں سطحوں پر فوقیت دینے پر مشتمل ہے۔

اسی طرح یہ رحمت صرف آپ کے ہم عصر امتیوں ہی کے لیے خاص نہیں بلکہ یہ فیضانِ رحمت بہ ذریعہ آپ کی آل، زمانہ بہ زمانہ پھیلتا گیا، **وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ** (سورۂ جمعہ:۳) ''اوران میں سے اوروں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا کرتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے'' (کنزالایمان)

سید الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین، نبی الرحمۃ وغوث الامۃ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر میلاد کے جلسے کا اہتمام کرنا اعمال میں سب سے افضل اوراس نیکی سے زیادہ بڑا ہے جو قربت الٰہیہ کا ذریعہ ہو، کیوں کہ میلاد کا اہتمام کرنے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اورخوشی کا اظہار ہے، اور نبی کی محبت اصلِ ایمان ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے، امام بخاری روایت بیان کرتے ہیں **لَا یُوۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡن** تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان

والانہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین اور بچے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ (صحیح البخاری ،باب حب الرسول من الایمان ،رقم الحدیث:۱۴)

ابن رجب نے فرمایا: حضور کی محبت ایمان کی جان ہے، اور یہ محبت انسان کی محبت سے ملا دیتی ہے اور اللہ نے اپنی محبت سے نبی کی محبت کو ملا دیا ہے۔ اور اس شخص کو ڈرایا جو ان دونوں کی محبت پر اپنے اقارب، اموال اور وطن وغیرہ جیسی پسندیدہ چیزوں کو ترجیح دے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۝ (سورۂ توبہ:۲۴)

''تم فرمادو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور تمہارا سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے'' (کنزالایمان)

اور جب حضرت عمر نے حضور سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میری جان کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں تو حضور نے فرمایا، نہیں بہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، (اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتے) تو حضرت عمر نے حضور سے عرض کی ،اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں ،اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْاٰنَ یَاعُمَر اے عمر! اب تم کامل مومن ہوگئے۔

(صحیح البخاری،باب کیف کانت یمین النبی ،رقم الحدیث:۶۶۳۲)

اور جب اللہ تعالیٰ نے ابولہب کے عذاب میں تخفیف فرمادی جو اللہ و رسول کا بہت بڑا دشمن تھا اس لیے کہ اس نے آپ کی ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ لہٰذا بروز دوشنبہ

جہنم میں وہ اپنی اس انگلی سے پانی پیتا ہے جس کے اشارے سے اپنی باندی ثویبہ کو اس نے اس وقت آزاد کیا تھا جب وہ حضور کی ولادت کی خوش خبری لے کر اس کے پاس آئی تھی۔

(صحیح البخاری، باب و امهاتکم اللاتی ارضعنکم، رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

تو کیوں نہیں اللہ تعالیٰ ان مومنین کو جزائے خیر سے نوازے گا جو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مسرت وشادمانی کا اظہار کریں گے اور کیوں نہ اپنے نور کو سارے عالم پر پھیلا دے گا،

حضور نے بہ ذات خود اپنی ولادت شریف پر بارگاہ خداوندی میں ایسا ہی شکر بجالانے کا طریقہ بتایا ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابوقتادہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضور بروز پیر روزہ رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے (ذَالِکَ یَوْمٌ وُلِدْتُ فِیْهِ) یعنی اسی دن میری پیدائش ہوئی۔

(صحیح مسلم، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شهر وصوم یوم عرفة و عاشوراء ویوم الاثنین و الخمیس. رقم الحدیث: ۲۸۰)

اللہ نے آپ پر اور آپ کی ذات مبارک کے ذریعہ آپ کی امت پر جو احسان فرمایا ہے اس پر حضور کی جانب سے اللہ کا اس طرح شکر ہے (روزہ رکھ کر) تو امت کو چاہیے کہ اللہ نے ان میں جان ایمان کو مبعوث فرما کر جو احسان عظیم فرمایا ہے اس کے عوض اللہ کا شکر ادا کرنے میں تمام انواع شکر کو جمع کر دے، انواعِ شکر جیسے کھانا کھلانا، نعت خوانی، محفل ذکر، روزہ رکھنا، نفل عبادات کا اہتمام کرنا وغیرہ۔

صالحی نے اپنے دیوان (سبل الهدیٰ و الرشاد) میں جو سیرت نبویہ سے بھرا ہوا ہے اس میں اپنے زمانے کے بعض صالحین کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انھوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ کی بارگاہ اقدس میں شکایت کی کہ بعض علما اہتمام میلاد شریف کو بدعت بتاتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (من فرح بنا فرحنا به) جو ہم سے خوش ہوا ہم اس سے خوش ہوئے۔ واللہ سبحانه و تعالیٰ اعلم"

(مترجم: مولانا اسید رضا، استاد: جامعہ غوثیہ نجم العلوم، ممبئی)

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

حضرت علامہ مفتی محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ

تخریج و ترتیب جدید

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ (توپسیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربیع الاول وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آفتابِ نبوت ماہ رسالت ﷺ نے طلوع فرما کر اپنی ضیا پاشیوں سے تمام عالم کو منور فرمایا۔ بارہ ربیع الاول دوشنبہ کی مبارک صبح کو دعائے خلیل ،نوید مسیحا مجسم بن کر ظاہر ہوئی جس کے عالم وجود میں آتے ہی کفر وضلالت کی ظلمتیں کافور ہو گئیں اور کائنات کا کونا کونا بقعہ نور بن گیا۔ دنیا پر مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے کائنات کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئیں وہ لوگ جو انسانوں کے خون کے پیاسے بن چکے تھے، کمال انسانیت کے مرتبے پر فائز ہو کر اخلاق واعمال کے پیکر بن گئے۔

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا ۔۔۔ رہ زنوں کو دی ندا بن گئے شمع رہبری

فرزندانِ توحید اس دن کو یاد کر کے مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ سرور دوعالم نور مجسم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی ﷺ کے حضور ہدیۂ عقیدت وتحفۂ صلوٰۃ وسلام پیش کر کے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے سرور دوجہاں، باعث کون ومکان محسن کائنات کی صورت وسیرت، فضائل وکمالات اور دیگر خصائص کے بیان اور حمد ونعت کے پُرکیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں اور محسن کائنات کے احسانات اور خالق کائنات کے انعامات کا شکر بجالاتے ہیں۔ لیکن بعض بد نصیب ایسے بھی ہیں جو اس سعادتِ عظمٰی سے محروم ہیں اور دوسروں کو محروم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں چنانچہ ہر سال وہ اس مبارک ماہ میں پمفلٹ چھپوا کر ہزارہا کی تعداد میں مفت تقسیم کرتے ہیں اور اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا یوم ولادت منانا اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنا شرک و بدعت ہے، اور میلاد کرنے اور سلام پڑھنے والے مشرک و بدعتی اور جہنمی ہیں۔ نہ ان کی نماز قبول ہے، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ۔ نہ حج، اور نہ دیگر اعمال حسنہ۔ **نعوذ باللہ من ذالک** لہذا میں نے مناسب سمجھا کہ چند سطور ہدیہ ناظرین کروں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ: خادم اہل سنت: **محمد شفیع اوکاڑوی**

دن کیوں منایا جاتا ہے؟

دنیا کے تمام مذاہب میں مختلف تقریبیں منانے کا طریقہ عہد قدیم سے چلا آرہا ہے۔ ہر قوم وملت کے افراد اپنی تقاریب کونہایت خوشی اور مسرت سے مناتے ہیں تقاریب کواجتماعی اور قومی حیثیت سے خاص اہمیت حاصل ہے۔خصوصاً مذہب اسلام میں جوتقاریب ہیں وہ ہر حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔مگر یہ تقاریب محض رسم ورواج، یالہولعب کے لیےنہیں مقرر کی گئی ہیں، بلکہ ان میں ماضی کے زبردست حادثات ومعاملات اور اکابرین امت کے عظیم الشان کارنامے پنہاں ہیں، ان تقاریب کوقائم رکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن پاکیزہ ہستیوں نے اس دنیا میں تشریف لاکرظلم وستم کومٹا کرعدل وانصاف قائم کیا، اوراللہ کی راہ میں بے مثال قربانیاں دے کراپنے اعمال و کردار کا بہترین نمونہ پیش کیا، جوحق وصداقت کے پرچم کو بلند کر کے میدان عمل میں آئے اور آکر ارباب باطل کو ہمیشہ کے لیے نیست ونابود کردیا، ان کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھا جائے تاکہ ان کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے، اور مسلمانوں کے عمل میں تیزی، جذبات میں بلندی، معلومات میں وسعت، خیالات میں رفعت پیدا ہو، اور مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت کوحاصل کرنے کے لیے تیار ہوجائیں ،اوراپنے اخلاق وکردارکواسلاف کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

کیا دن منانا جائز ہے؟

اللہ تعالیٰ کلام پاک میں ارشادفرماتا ہے۔وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اور یاددلاؤان کواللہ کے دن۔(پارہ :۱۳، سورہ ابراھیم،آیت:۵)

اس میں کوئی شک وشبہہ نہیں کہ سب راتوں اور دنوں کواللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمایا ہےاور سب دن اللہ ہی کے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے دن ہیں جن کوخاص طور پر یاددلانے کا حکم دیا گیا ہے تو رئیس المفسرین حضرت ابن عباس، حضرت ابی ابن کعب، حضرت مجاہد وحضرت قتادہ ودیگر مفسرین فرماتے ہیں ’’ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے‘‘(ابن جریر،خازن،مدارک،مفردات راغب)

ایمان والے جانتے ہیں کہ سردار دوعالم، باعث کون ومکاں رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہیں باقی تمام نعمتیں انہیں کا صدقہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، تو جس دن یہ نعمت عظمیٰ عطا ہوئی اس دن کو یاد دلانا اور لوگوں کو بتانا کہ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ و التسلیم کو بھیج کو مومنوں پر بڑا احسان و انعام فرمایا اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے، اور اللہ کے کسی حکم کی تعمیل کرنا بدعت نہیں بلکہ باعث رحمت و برکت ہوتا ہے۔ اور اسی پر ان ایام کو جن میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے اور بزرگان دین پر انعامات الٰہیہ ہوئے قیاس کیا جائے گا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا. ترجمہ: (اے محبوب آپ) فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے ملنے) پر چاہیے کہ (لوگ) خوشی کریں۔ (پارہ:۱۱، سورہ یونس، آیت:۵۸)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکم الٰہی ہے اور بے شک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل عظیم ہے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے سلسلے میں ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا، اس آیت پر عمل ہے۔ ثابت ہوا کہ آں حضرت ﷺ کا یوم ولادت منانا بدعت نہیں بلکہ جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ کی ولادت کی خوشی صرف مومنوں مسلمانوں کو ہی ہو سکتی ہے، دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہو سکتی بلکہ سخت صدمہ ہو گا۔ جیسا کہ خاص میلاد کے دن شیطان کو ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ تم عاشورہ کے دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس و مبارک ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے دشمن فرعون سے نجات بخشی اسی وجہ سے ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا: **فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ۔**

ترجمہ: ہم موسیٰ کی فتح کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں پس حضور سرکار دوعالم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(صحیح البخاری ، باب صیام یوم عاشوراء ،رقم الحدیث : ۲۰۰۴)

(صحیح مسلم ،باب صوم یوم عاشوراء .رقم الحدیث: ۲۷۱۴)

قارئین حضرات غور فرمائیں! جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا

فرمائی وہ دن بنی اسرائیل کے نزدیک مبارک اور حضور ﷺ کے نزدیک بھی اس کا مبارک ہونا مسلّم، بنی اسرائیل اس دن کی تعظیم کریں اور اس کو منائیں تو حضور اکرم ﷺ اس کو بدعت نہ کہیں بلکہ فرمائیں کہ ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں کہ اس کی تعظیم کریں اور اس کو منائیں، چنانچہ خود بھی منایا اور صحابہ کرام کو بھی منانے کا حکم دیا۔ اب مسلمان اگر یوم بدر اور فتح مکہ کا دن منائیں تو وہ کس طرح بدعت ہوسکتا ہے، جس دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی وہ دن حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے منایا تو جس دن کائنات کا نجات دہندہ تشریف لایا جس کے تشریف لانے سے کائنات کو کفرو شرک، ظلم و ستم، جہالت و گمراہی سے نجات حاصل ہوئی، وہ دن منانا کیوں کر بدعت ہوسکتا ہے۔

علامہ اسماعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان آیت کریمہ ''**محمد رسول اللہ**'' کے تحت فرماتے ہیں۔ **وَمِنْ تَعْظِیْمِهٖ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذالَمْ یَکُنْ فِیْهِ مُنْکَرٌ قَالَ الْاِمَامُ السُّیُوْطِیُ قُدِّسَ سِرُّهٗ یُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُالشُّکْرِلِمَوْلِدِهٖ عَلَیْهِ السَّلَام ۔**

ترجمہ: میلاد شریف کرنا بھی حضور ﷺ کی ایک تعظیم ہے جب کہ وہ منکرات سے خالی ہو، امام سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے حضور ﷺ کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

(روح البیان، ۵ص:۶۶۱)

پھر فرماتے ہیں **وَقَدِ اسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ بْنُ حَجَرٍ اَصْلاً مِّنَ السُّنَّةِ وَکَذَا الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُ وَرَدَّاعَلٰی اِنْکَارِ هَا فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّ عَمَلُ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَذْمُوْمَةٌ ۔**

ترجمہ: حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو میلاد شریف کو بدعت سیئہ کہہ کی منع کرتے ہیں۔ (روح البیان، ۵، ص:۶۶۱)

امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں ۔ نفس قرآن خواندن بصوت حسن ودر قصائدومنقبت خواندن چه مضائقه است ۔ **ترجمہ**: اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھنے، قصیدے، نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں مکہ معظّمہ میں میلاد کے روز حضور ﷺ کے مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر

ہوئے تھے میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے۔ فَتَامَّلْتُ تِلْکَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُّھَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِکَۃِ الْمُتَوَکِّلِیْنَ بِاَمْثَالِ ھٰذِہِ الْمُشَاھِدِ وَبِاَمْثَالِ ھٰذِہِ الْمَجَالِسِ وَ رَأَیْتُ یُخَالِطُ اَنْوَارُ الْمَلٰئِکَۃِ اَنْوَارَ لِرَّحْمَۃِ **ترجمہ**: پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل و مقرر ہوتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین، ص: ۲۷)

اور یہی شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ

اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَۃً بِالنَّبِیِّ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ سَنَۃً مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِہٖ طَعَا مًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمْصًا مَقْلِیًّا فَقَسَمْتُہٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَأَیْتُہٗ ﷺ بَیْنَ یَدَیْہِ ھٰذِہِ الْحِمص مُتَبَھِّجاً بَشًّا شًا۔

ترجمہ: میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے میرے پاس کچھ نہ تھا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیا تو حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ بہت مسرور و خوش ہیں۔ (در الثمین)

راس المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں: فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں، ایک ذکر وفات، دوسری ذکر شہادت حسنین ہوتی ہیں، سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں، درود شریف و قرآن شریف پڑھا جاتا ہے۔ وعظ ہوتا ہے پھر سلام پڑھا جاتا ہے بعد ازآں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے، اگر یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔ (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں: وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت ﷺ وسرور فاتحہ نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پر فتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است۔

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ حضور کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپ کی روح پُر فتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔(شفاء السائل)

میلاد شریف کرنے کا فائدہ

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آ کر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد ﷺ) پیدا ہوئے ہیں۔ابولہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا "ثویبہ جا آج سے تو آزاد ہے" سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا، قرآن پاک میں پوری سورہ" **تبت یدا ابی لھب**" اس کی مذمت میں موجود ہے مگر حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے کا جو فائدہ اس کو ہوا وہ سنیے! **فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ فَرَاٰهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَالَقِيْتَ ؟ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقِ بَعْدَ كُمْ خَيْرًا اِنِّىْ سُقِيْتُ فِىْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِىْ ثُوَيْبَةَ**

ترجمہ: جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس) نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا) پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے علیحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس (کلمہ کی) انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیونکہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(صحیح البخاری،باب و امھاتکم اللاتی ارضعنکم ،رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ذَكَرَ السُّهَيْلِىُّ اَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ رَاَيْتُهٗ فِىْ مَنَامِىْ بَعْدَ حَوْلٍ فِىْ شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَالَقِيْتُ بَعْدَ كُمْ رَاحَةً اِلَّا اَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّىْ فِىْ كُلِّ يَوْمِ اِثْنَيْنِ وَذَالِكَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ وُلِدَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ اَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهٖ فَاَعْتَقَهَا

ترجمہ: امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کہ بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے حضرت عباس فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ نبی ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اس خوشی میں اس کو

آزاد کردیا تھا۔(فتح الباری، ۹ص:۱۱۸)

اسی حدیث کو علامہ امام بدرالدین عینی حنفی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری جلد۲ صفحہ۹۵ پر نقل فرمایا ہے۔

غور فرمایئے! ابولہب کافر تھا، ہم مومن، وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی منائی تھی، نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے کی، ہم رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں ۔جب دشمن اور کافر کو خوشی منانے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہنچے گا۔

دوستاں راکجا کنی محروم توکه بادشمناں نظر داری

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔درینجا سند ست مراھل مـوالیـد راکـه درشب میلاد آں سرور ﷺ سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی ابو لهب که کافر بود چوں بسرورمیلاد آں حضرت و بذلِ شیر جـاریـۂ وے بـجهـت آں حضرت جزا داده شدتا حال مسلماں که ملوست به محبت و سـرور بـذل دروے چـه بـاشـدولیکـن باید که ازبد عتها که عوام احداث کرده انداز تغنی و آلات محرمه و منکرات خالی باشد ۔

ترجمہ: یعنی اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کے لیے روشن دلیل ہے جو سرور عالم ﷺ کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہوکر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہیے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں مثلاً گانے اور حرام باجوں سے خالی ہو۔(مدارج النبوۃ)

حافظ الحدیث علامہ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی ابولہب کے واقعے کو لکھ کر فرماتے ہیں۔ **فَمَا بَالُ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَلَّذِیْ یَسُرُّ بِمَوْلِدِہٖ یَبْذُلُ مَاتَّصِلَ اِلَیْہِ قُدْ رَتُہٗ فِیْ مُحَبَّتِہٖ ﷺ لَعُمرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاءُ ہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ۔**

ترجمہ: جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام دیا گیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے مسرور ہوکر آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے۔

(فرماتے ہیں) میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اپنے

فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا۔ (زرقانی علی المواہب، ص:۱۳۹)

علامہ امام احمد بن محمد القسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔ **وَلَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَھْرِ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْھِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمُبَرَّاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَۃِ مَوْلِدِہِ الْکَرِیْمِ وَیَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِّ وَبُشْرٰی عَاجِلَۃٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَۃِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً اتَّخَذَ لَیَالِیَ شَھْرِ مَوْلِدِہِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدَّ عِلَّۃً عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ۔**

ترجمہ: حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے وخیرات کرتے اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کی میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ وامان کا سال ہوجاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی ومسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت ومصیبت ہوجائے اس پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔ (زرقانی علی المواہب، ص:۱۳۹)

امام قسطلانی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کی محفلوں کا منعقد کرنا ذکر میلاد کرنا۔ کھانا پکا کر دعوتیں کرنا۔ قسم قسم کے صدقے وخیرات کرنا۔ خوشی ومسرت کا اظہار کرنا نیک کاموں میں زیادتی کرنا ہمیشہ سے اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے۔ اور ان امور کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور اس کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن وامان سے گزرتا ہے اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاول شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں ان لوگوں کے لیے سخت مصیبت ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوتِ رسول اللہ ﷺ کی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں امام قسطلانی پر بلا شبہہ حق اور سچ فرمایا۔

عقلی طور پر بھی محفل میلا دشریف بہت مفید ہے کیونکہ حضور ﷺ کے فضائل سن کر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے۔ نیز تعلیم یافتہ لوگ تو کتابیں پڑھ کر حضور ﷺ کے حالات اور مسائل دینیہ معلوم کر سکتے ہیں مگر اَن پڑھ حضرات کتابیں تو پڑھ نہیں سکتے، ان کو اس طرح موقع مل جاتا کہ میلا دشریف سن کر ہی حضور ﷺ کے حسب ونسب پیدائش و پرورش بچپن و جوانی بعثت ونبوت ،فضائل وکمالات،اولا دواز واج اور بہت سے دینی مسائل سے واقفیت ہو جاتی ہے اور آج کل اس کی سخت ضرورت ہے جب کہ گمراہ فرقوں کے لوگ، اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے عقائد اور اعمال پر سینکڑوں حملے اور اعتراض کرتے ہیں، اگر اہل سنت اپنے مذہب سے واقف نہیں ہوں گے تو ان کو جواب کیا دیں گے، عقلی نقلی دلائل سے معلوم ہوا کہ میلا دشریف بہت ہی مفید اور باعث رحمت و برکت ہے۔

لاکھ مرجائیں سر پٹک کے حسود　　ہم نہ چھوڑیں گے محفل مولود
اپنے آقا کا ذکر کیوں چھوڑیں　　جن کی امت ہیں ان سے منہ کیوں موڑیں

یوم ولادت یوم عید ہے

اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا انہوں نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَاءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ۔ (سورہ مائدہ:۱۱۴)

ترجمہ : اے اللہ! ہمارے پرودگار ہم پر نازل فرما آسمان سے ایک خوان تا کہ وہ (خوان اترنے کا دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو۔

دیکھیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوان اترنے کے دن کو اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید کا دن قرار دیا، اسی واسطے عیسائی آج تک اتوار کے دن چھٹی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں کیونکہ اس دن خوان اترا تھا۔

غور فرمایئے !جس دن خوان اترے وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے اگلوں پچھلوں کے لیے عید ہو اور جس دن اللہ کی سب سے بڑی نعمت حضور سید عالم ﷺ تشریف لائیں وہ دن مسلمانوں کے لیے عید نہیں؟ کس قدر حیرت کی بات ہے۔

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ایک یہودی امیر المومنین حضرت عمر فاروق کی

خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! آپ کی کتاب قرآن میں ایک آیت ہے، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن عید مناتے، فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا: **الیوم اکملت لکم دینکم** الایہ (سورہ مائدہ:۳) فرمایا میں اس دن اور اس مقام کو جس میں یہ نازل ہوئی جانتا ہوں، وہ مقام عرفات اور دن جمعہ تھا۔ اس سے مراد آپ کی یہ تھی کہ ہمارے لیے بھی وہ دن عید ہے۔

(صحیح البخاری، باب زیادۃ الایمان و نقصانہ، رقم الحدیث: ۴۵، صحیح مسلم، باب حدثنا محمد بن رافع، رقم الحدیث: ۷۷۱۱)

حضرت ابن عباس سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا جس روز یہ نازل ہوئی تھی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

(سنن الترمذی، باب و من سورۃ المائدۃ، رقم الحدیث: ۳۳۱۷)

ان دونوں حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت ایسی عظیم الشان ہے کہ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید قرار دیتے اس کے جواب میں دونوں جلیل القدر صحابی نے یہ نہیں کہا کہ ہم مسلمان جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو، یا جس دن اللہ کی طرف سے کوئی نعمت اترے اس دن کو عید کہنا یا منانا بدعت جانتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں اس دن دو عیدیں تھیں۔

معلوم ہوا کہ کسی نعمت عظمیٰ کے حصول کے دن کو عید کا دن کہنا یا منانا کتاب وسنت سے ثابت ہے لہٰذا حضور سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کا دن بلاشبہہ یوم عید ہے، قرآن کریم، احادیث مبارکہ، ائمہ عظام اور علمائے کرام کے ارشادات سے میلاد شریف کا جائز اور بہت ہی رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہونا ثابت ہوا۔ **الحمد للہ رب العالمین.**

☆☆☆☆☆

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال کے
اغراض ومقاصد

بنگال کی سرزمین پر تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت تقریباً ۱۹۷۱ء سے مسلک اہل سنت و جماعت کے افکار ونظریات کے فروغ کے لیے رہنمائے اہل سنت امام التارکین سراج السالکین حضور مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری ہاشمی علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت الحاج مدثر حسین حبیبی صاحب قبلہ کی سربراہی میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔

اغراض ومقاصد

- مسلمانوں میں مذہبی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض وواجبات کی ترغیب دینا۔
- دلوں میں عشق واتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار کرنا۔
- مسلمانوں کے مابین اتحاد واتفاق کی راہ ہموار کرنا۔
- اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں نوجوانوں اور کاروبار سے جڑے ہوئے یا معذور ہو چکے عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا نظم کرنا۔
- اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں ان کا دلائل کی روشنی میں معقول جواب دینا۔
- عام فہم زبان میں عامۃ الناس کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا۔
- جابجا دینی ومذہبی نشستیں کرنا۔
- قدرتی آفات یا فسادات کے سبب تباہ حال لوگوں کی امداد کرنا۔

بحمدہ تعالیٰ مذکورہ امور تین شعبہ جات

(۱)-شعبہ تعلیم (۲)-شعبہ تبلیغ (۳)-شعبہ نشر واشاعت۔ کے ذریعہ انجام دیئے جارہے ہیں۔

Published by

MADINATUL ULOOM INSTITUTE, TOPSIA

ALL INDIA TABLEEGH-E-SEERAT, WEST BENGAL (INDIA)
6, Taltalla Lane, Kolkata - 700014, Mobile :09830367155

Email Us : tableegh.e.seerat@gmail.com
info.tableeghseerat@gmail.com
Visit Us : www.tableeghseerat.com

Subscribe Us for Free E-News Letter at www.tableeghseerat.com
Join Us : TableeghSeerat Group at Facebook
https://www.facebook.com/groups/TableeghSeerat